عورت مارچ لاہور: چارٹر آف ڈیمانڈز 2025

عورت مارچ لاہور اور ویمنز ایکشن فورم لاہور ۱۲ فروری ۲۰۱۵ کو پاکستان کے قومی یوم خواتین کے موقع پر اکٹھے مارچ کریں گے۔ ہم ریاست سے مطالبہ کرتے ہیں کہ فوری طور پر:

صنفی انصاف کی فراہمی کو یقینی بنائے

۱۔ عورتوں، مذہبی، لسانی وصنفی اقلیتوں، اور سیاسی مخالفین ومزاحمتی تحریکوں کو عام زندگی سے مٹانے کے سلسلے کو ختم کیا جائے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں پہلے قدم کے طور پر اُن افراد کی جدوجہد کی اصل کہانیوں کو مکمل سچائی کے ساتھ تعلیمی نصاب، عجائب گھروں اور تاریخی دستاویزات کا حصہ بنایا جائے جنہوں نے پدرشاہی اور ریاستی جبر کے خلاف مزاحمت کی۔

۲۔ پہلے سے موجود قوانین جیسے کہ پنجاب پروٹیکشن آف ویمن اگینسٹ وائیلنس ایکٹ، ۲۰۱۶، کو متاثرہ افراد کی بہتری اور جرائم میں ملوث افراد کی معاشرے میں بحالی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے موثر انداز میں نافذ کیا جائے۔

۳۔ اس بات کو یقینی بنائے کہ کام کی جگہوں پر جنسی ہراسانی کے ازالے کے لئے بنائی جانے والی انکوائری کمیٹیاں بلاخوف وخطر اپنا کام سرانجام دے سکیں۔ اور اس طرح کے ضوابط کی عدم موجودگی میں وفاقی وصوبائی ادارۂ محتسب کو براہ راست تحقیقات کرنے کا اختیار دے۔

۴۔ جبری طور پر مذہب کی تبدیلی کا خاتمہ کیا جائے، اور اس عمل کی روک تھام کیلئے اس عمل کو غیر قانونی قرار دیے جانے کے ساتھ ساتھ ایسی جامع قانون سازی کی جائے جو ان سماجی، اقتصادی اور سیاسی عوامل سے نمٹنے میں مدد کرے جو اس عمل کی وجہ بنتے ہیں۔

۵۔ مذہبی اقلیتوں کے عائلی قوانین پر عوامی مشاورت کے ساتھ نظرثانی کی جائے تاکہ فرسودہ اور رجعت پسند دفعات کو ختم کیا جاسکے۔ پورے ملک کی طرح گلگت بلتستان میں بھی فیملی کورٹس کے قیام کو یقینی بنایا جائے۔

۶۔ ٹرانسجینڈر، خواجہ سرا اور صنفی اقلیتوں کے ساتھ ہونے والے امتیازی سلوک اور تشدد کا خاتمہ کیا جائے۔ ٹرانس جینڈر پرسنز پروٹیکشن ایکٹ 2018 کو مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ اسے نافذ العمل بھی کیا جائے۔ اسکے ساتھ ساتھ اُنکے جینڈر سیلف ڈیٹرمینیشن کے حق کو برقرار رکھا جائے۔

۷۔ تمام لڑکیوں کے لیے تعلیم کے حق کو یقینی بنایا جائے، بشمول ان لڑکیوں کے جو تنازعات سے متاثرہ علاقوں میں رہتی ہیں۔

اظہار اور اختلاف رائے کی آزادی کو یقینی بنائے

۸۔ جبری گمشدگیوں کا خاتمہ کیا جائے، تمام جبری طور پر لاپتہ افراد کو واپس لایا جائے اور شفاف تحقیقات کے زریعے جوابدہی کو یقینی بنایا جائے۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ تمام گرفتاریاں آئین و قانون کے مطابق عمل میں لائی جائیں۔ جبری گمشدگیوں کے خلاف آواز اٹھانے والے خاندانوں اور کارکنوں کو ہراساں کرنے کا سلسلہ ختم کیا جائے۔

۹۔ ہتکِ عزت کے معاملے کو فوجداری قانون کے زمرے سے نکالا جائے، پنجاب ڈیفیمیشن ایکٹ، 2024، واحتجاج سے روکنے والے قوانین بشمول دفعہ 144 کو کالعدم قرار دیا جائے، جو پُرامن احتجاج اور آزادئ اظہار کے حق کو مجروح کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

۱۰۔ آزادئ اظہار پر سینسرشپ کے لیے فائروالز اور نگرانی کی ٹیکنالوجیز کے استعمال کو روکا جائے۔ پاکستان الیکٹرانک کرائمز ایکٹ، ۲۰۱۶، میں کی گئی ترمیم کو واپس لیا جائے اور انسداد دہشت گردی ایکٹ، ۱۹۹۷، جیسے جابرانہ قوانین کے دائرہ کار کو مزید بڑھانے کا سلسلہ ختم کیا جائے۔

۱۱۔ تعلیمی اداروں میں سیکیورٹی کے نام پر فوجی نگرانی، اخلاقی پابندیوں اور نگرانی کا خاتمہ کیا جائے۔ ملک بھر میں طلبہ یونینز بحال کی جائیں تاکہ جمہوری عمل میں طلبا کی شمولیت یقینی بنائی جاسکے اور انسدادِ ہراسگی کمیٹیوں میں طلبہ کو بامعنی نمائندگی دی جائے۔

ماحولیاتی انصاف کی فراہمی کو یقینی بنائے

۱۲۔ سب کے لیے صاف اور محفوظ ہوا کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔ ریاست کو عارضی اقدامات سے آگے بڑھ کر سموگ سے مؤثر طور پر نمٹنے کے لیے محفوظ عوامی نقل وحمل میں سرمایہ کاری کرنی چاہیے۔

۱۳۔ ماحولیاتی تبدیلی کے باعث ہونے والی نقل مکانی کو عوامی ایمرجنسی تسلیم کیا جائے اور تمام افراد کے لیے محفوظ رہائش یقینی بنائی جائے۔ زرعی اراضی کو ذاتی مفاد میں استعمال کر کے غذائی قلت پیدا کرنے والے منصوبے، جیسے راوی ریور فرنٹ ڈویلپمنٹ پروجیکٹ اور چولستان کینال پروجیکٹ، فوراً روکے جائیں، کیونکہ غذائی قلت پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ یہ منصوبے سندھ ڈیلٹا کے ماحولیاتی نظام کے لیے بھی نقصان دہ ہیں۔

معاشی انصاف کی فراہمی کو یقینی بنائے

۱۴۔ آئی ایم ایف کے کہنے پر کیے جانے والے کفایت شعارانہ اقدامات کو ختم کیا جائے جن کی وجہ سے عوامی خدمات اور فلاحی اداروں میں کی جانے والی سرمایہ کاری کم ہو جاتی ہے۔ اس کے بجائے، تمام ورکرز کو اُنکے گزارے لائق اجرت دی جائے اور ایسے مالکان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے جو ورکرز کو گزارے لائق اجرت دینے سے انکاری ہوں۔